

I'm trully yours ----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Kitab Nagri Special

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے

گریز کیا جائے۔

Posted On Kitab Nagri

I'M TRULLY YOURS

KITAB NAGRI SPECIAL

از سُنیا رُف۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

Chapter no. 6

Kitab Nagri

میرا براہیم اس وقت امجد کے سامنے کرسی پر بیٹھا اسے سرخ آنکھوں سے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔

ہاں بے بڑھے شادی کرنے کو بہت زیادہ دل کر رہا ہے تیرا میر نے اس کے منہ پر تیج مارا۔

انسان کو اپنی عمر کے مطابق حرکتیں کرنی چاہیے لیکن تم جیسوں میں شرم کہاں؟

Posted On Kitab Nagri

ہمیں حق ہے شادی کا وہ شخص منہ سے خون صاف کرتا بولا ہمت کی داد دینی پڑے گی اس کی وہ میرا براہیم کے سامنے زبان چلا رہا تھا۔

حق تو ہے لیکن اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکی سے شادی کی اجازت کون سا قانون دیتا ہے تمہیں؟؟
میرے بچوں کو ماں کی ضرورت ہے۔

ماں اسے بنا سالے جو ماں لگے بھی..... میری معلومات کے مطابق وہ تمہاری بیٹی سے ڈیڑھ سال چھوٹی ہے میرا براہیم اس کا گریبان پکڑتا چیخا۔

مجھے معاف..... ابھی اس کے الفاظ بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ میرنے اس پر لاتوں اور کموں کی برسات کر دی۔

تیری ہمت بھی کیسے ہوئی..... کہ تو نے اس کے بارے میں سوچا بھی وہ میرا براہیم کی ہے.... میرے نام لکھ دی گئی ہے اسے دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔

مجھ..... سے غلطی..... ہو گئی..... میں منع... کر دوں گا..... شوکت کو.....

یہی تمہارے حق میں بہتر ہے نہیں تو.....

م..... میں سمجھ گیا..... سمجھ گیا.....

.....

Posted On Kitab Nagri

مس میرال کافی!! مبشر علوی کو آئے ابھی دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ وہ میرال کو مخاطب کرتا بولا۔

میرال بھی اٹھ کر کافی بنانے چلی گئی.... ابھی وہ کافی بنا رہی تھی کہ وہاں کا ایک ملازم اسے دیکھتے وہاں آیا

میڈیم کسی چیز کی ضرورت.... وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھتا بولا۔

میرال نے مڑ کر اسے دیکھا وہ پہلے تو کبھی نہیں آیا تھا پوچھنے.. نہیں آپ... آپ... اپنا کام کریں ...

نہیں میں آپ کی... مدد کروانے کو آیا اب وہ اسے کے پاس آگیا میرال نے جلدی سے کافی کپ میں انڈیلی کچھ چھینٹے اس کے ہاتھ پر بھی پڑ گئیں۔

ہماری بات تو سنو.... میرال کو باہر نکلتے دیکھ اس نے لپک کر اسے پکڑنا چاہا.... اس سے پہلے ہی مبشر علوی وہاں آیا۔

ملازم کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمایاں ہوئیں.... سر وہ.. اس سے پہلے وہ اپنی صفائی میں کچھ کہتا ایم۔ اے اسے گھسیٹنا باہر لایا اور لوگوں کے ہجوم میں اسے دھکا دیا تو وہ گرتے گرتے بچا۔

اب بتا کس کس کی ایسے مدد کرتا رہا ہے تو.... ایم۔ اے نے اس کا گریبان تھامتے کہا سارے ورکرز اپنی جگہوں سے کھڑے ہو گئے اور معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

کس کس کو یہ اب تک اپنی مدد کی آفر کر چکا ہے مبشر علوی نے وہاں موجود تمام لڑکیوں کو دیکھتے کہا تو چھ سے سات لڑکیاں آگے آئیں۔

تو کیا آپ کے منہ میں زبان نہیں ہے جو آپ کسی کو بتا سکیں؟؟ سر ہم ڈر گئے تھے.... آپ ڈر گئیں کیونکہ وہ آپ کو ڈرانے میں کامیاب ہوا۔

آج اگر میں نہ دیکھتا تو ناجانے یہ سلسلہ کب تک چلتا رہتا... ولید اس کا سارا خاکہ کلیئر کرو آج کے بعد یہ یہاں نظر نہ آئے.... اور ہاں اس بات کو ضروری بنانا تمہاری ذمہ داری ہے اس شخص کو آنے والے ایک سال میں کہیں نوکری نہ ملے۔

وہ اپنا فیصلہ سناتا نکلتا چلا گیا پیچھے وہ ملازم روتا معافی مانگنے لگا لیکن سب اسے حقارت سے دیکھتے اپنے کاموں میں لگ گئے۔



.....

میرال بھی بجھے دل کے ساتھ بیٹھ کر کام کرنے لگی مبشر علوی بھی ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھ لیتا وہ کچھ ٹائپ کرتی اور پھر لمحے بعد سب مٹا دیتی۔

اس سے پہلے وہ اسے مخاطب کرتا تالا بے ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی وہ ابھی آئی تھی اور آج ہونے والے تماشے سے انجان تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہائے ایم۔ اے اپنے شولڈر کٹ بالوں کو جھٹکتی وہ مسکرا کر بولی تو ایم۔ اے نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔
اس کا موڈ یک دم چینج ہونا میرال نے صاف محسوس کیا تھا لیکن پھر سر جھٹک کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی۔
ایم۔ اے آج کیا کچھ ہوا ہے... پورے آفس میں پن ڈراپ سائیلنس ہے وہ معمول سے زیادہ خاموشی محسوس کر گئی تھی آج۔

بس ایک ملازم یہاں موجود لڑکیوں کو ہر اس کر رہا تھا لیکن سب کی سب خاموش تھیں.... آج اگر میں نادیکھتا تو
ناجانے یہ سلسلہ کب تک برقرار رہتا۔

تو کیا وہ لڑکیاں بتا نہیں سکتی تھیں... میں ہوتی تو اس کا منہ توڑ دیتی لائے پر جوش سی بولی اور بیشک وہ ایسا ہی کرتی۔
مجھے سُن کر اچھا لگا ہر لڑکی کو آپ کی طرح ہونا چاہیے ان کے جیسا نہیں جو ڈر کر رونے لگیں مجھے کمزور لڑکیاں
بالکل نہیں پسند ایم اے کا اشارہ اس کی طرف تھا وہ سمجھ گئی تھی۔

لائے کی نظروں میں حقارت تھی اس کے لیے اور ایم اے کی نظروں میں وہ ایک ڈرپوک لڑکی لیکن افسوس اسے
کسی نے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔
www.kitabnagri.com

وہ ڈرپوک تھی نہیں ڈرپوک بنادی گئی تھی اسے اس بے رحم دنیا نے خود پر بھروسہ کرنے ہی کب دیا تھا وہ جب
بھی کسی پر بھروسہ کرنے کی کوشش کرتی اس کو اس کے اعتماد سمیت دھوکا دیا جاتا تھا۔

اس نے دوپٹے سے آنکھوں میں آئی ہلکی نمی کو صاف کیا جو مبشر علوی کی آنکھوں سے مخفی نہ رہ سکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

لابہ اور بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن ایم اے نے اور اب کچھ بھی کہنے سے گریز کیا اور بات کو ختم کیا تو وہ چلی گئی مبشر نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ تھکی آنکھوں سے کام میں مصروف تھی۔

میرال نے خود پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا تو فوراً سر اٹھا کر دیکھا دونوں کی نظریں ملی تو میرال نے فوراً نظریں گھمالی اور یہ بات مبشر علوی کو ناجانے کیوں بُری لگی تھی۔

مس میرال خان انڈسٹری کی فائل لے کر آئیں جب خود کو زیادہ دیر تک نظر انداز ہوتا اس نے محسوس کیا تو بول پڑا۔

میرال گہری سانس بھرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

یہ لیں سروہ اب بھی جھکی نظروں سے اس سے مخاطب تھی۔

بیٹھیں مبشر علوی نے اسے دیکھ کر کہا جواب بھی اسے دیکھنے سے گریز کر رہی تھی میرال بھی خاموشی سے بیٹھ گئی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنی پرابلم مس میرال.....؟؟

ن....نو....سر..وہ حیران ہوتی بولی۔

میرال میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا ہر گز نہیں تھا.... صرف حالات سے آگاہ کرنا تھا یہ دور رو کر یا ڈر کر چھپ کر بیٹھنے کا نہیں ہے، خود کے لیے آواز اٹھانا سیکھیں تب ہی لوگ آپ کی سننا سیکھیں گے... اگر کوئی غیر اخلاقی

Posted On Kitab Nagri

حرکت کر رہا ہے تو ہمت کریں اور جڑ دیں اسے ایک کان کے نیچے تاکہ آئندہ وہ دوبارہ یہ حرکت کرتے ایک بار سوچے ضرور اور ہاں....

یہ جو آپ سوچ رہی ناکہ لوگ اب آپ کے بارے میں کیا سوچیں گے تو اس کی فکر چھوڑ دیں جس دن آپ نے لوگوں کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا نا اس دن آپ خوش رہنا سیکھ جائیں گی لوگوں کی خود پر حاوی نہ ہونے دیں.... مضبوط بنے تاکہ کوئی حملہ کرے تو آپ پلٹ کر بھرپور طریقے سے جواب بھی دے سکیں....

اس نے بہت خوبصورت الفاظ میں اسے سمجھایا تھا میرا دل دھیان سے سب سنتی آخر میں سر ہلا گئی تھی شاید یہ الفاظ اس کی زندگی میں کبھی کسی نے نہیں کہے تھے پہلے.....

وہ اب تک مبشر علوی کو سہی سے سمجھ نہیں پائی تھی جب وہ اسے اچھا سمجھنے لگتی تب ہی وہ کوئی ایسی حرکت کر دیتا تھا کہ وہ نہایت بُرا لگتا اور پھر جب وہ بدگمان ہونے لگتی تب ہی وہ واپس سب ٹھیک کر دیتا تھا سب اپنے عمل اور الفاظ سے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

میر و ہر طرف اداس اداس سی پھرتی تھی اب تو فردوس سکندر بھی کہیں نظر نہیں آتی تھی میر سے وہ روزرات کو بات کرتی تھی لیکن وہ پاس تو نہیں تھا نا تنہائی اس کی ذات کا حصہ بننے لگی تھی سکندر صاحب کتنا بھی دھیان دیں لیکن پھر بھی چو بیس گھنٹے اس کے ساتھ تو نہیں رہتے تھے نا۔

آج فردوس صاحبہ قسمت سے گھر تھیں کیونکہ ان کی جان سے عزیز دوست آرہی تھی اور اس وقت وہ ملازماؤں کے سرپر کھڑی کام کر رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

ان کی دوست کا بہت اچھے سے ویکم کیا گیا ان کا ایک بیٹا تھا جو میرال سے سات سال بڑا تھا اور دو بیٹیاں جو ٹونز تھیں چھوٹی۔

میرال سارا منظر سیڑھیوں پر بیٹھی دیکھ رہی تھی وہ لڑکا اس پیاری سی بچی کو دیکھتا اس کی طرف آیا۔
ہائے اس نے میرو کے ساتھ بیٹھنا چاہا لیکن اس کے بیٹھتے ہی میرو منہ بنا کر اٹھ گئی اس لڑکے کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

اگلے دو دن تک یہ سلسلہ برقرار رہا چونکہ وہ یہیں سیٹل ہوئے تھے نئے نئے تو آئے روز وہ یہی ہوتا لیکن اس کی فل کوشش تھی میرو سے دوستی کی۔

میرو ہر بار انور کر دیتی کیونکہ اس کے میر نے منع کیا تھا اسے لیکن ایک دوست کی کمی ہمیشہ کھلتی تھی اسے۔
وہ بس میر کے انتظار میں تھی جس نے ایک مہینے بعد آ جانا تھا..... ایسا اس کو لگتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.....

رائیل نے وہی کیا جو اس نے سوچا تھا اس نے رات کو غازیان کے سونے کا انتظار کیا اور پھر اپنی پیکنگ کی اور اپنے آدھے کپڑے کمرڈ میں ہی رہنے دیے تاکہ اسے شک نہ ہو اور باقی پیک کر کے ساتھ والے کمرے میں اپنا بیگ رکھا۔

Posted On Kitab Nagri

اب وہ مطمئن ہوتی سونے کے لیے لیٹ گئی ہزاروں سوچیں اسے پریشان کئے ہوئے تھی کیا وہ سہی کر رہی تھی؟
اپنی امی کو کیا جواب دے گی یہ سوچ آتے ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اس نے تو وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ رشتہ نبھائے گی تو کیا سچ
میں اس نے کوشش بھی کی تھی!!

ہاں.... نہیں..... شاید پتا نہیں وہ خود کو مطمئن کرنے کے لیے مناسب جواب تلاش کر رہی تھی۔

اسے غازیان اعجاز سے عجیب سے چڑ تھی جسے وہ نفرت کا نام دیتی تھی نفرت کیا ہوتی وہ یہ بات کبھی نہ جان سکی
تھی اسے ہمیشہ لگتا تھا کہ وہ کسی سے نفرت نہیں کر سکتی۔

لیکن غازیان اعجاز سے اسے ایک خاڑر ہتی تھی، وہ سخت ناپسند تھا اسے، اس کی بہت سی باتیں اسے طیش دلاتی تھی
جیسے کل اس نے رابی کی نیل پالش الٹی تو بدلے میں رابیل نے اس کا کرتا جلادیا۔

لیکن اس کا ہمیشہ کی طرح کاشدیدی ایکشن اسے زہر لگا تھا مردوں کی یہی بات اسے سخت ناپسند تھی کہ وہ خود کچھ
بھی کریں لیکن جب عورت کرے تو اسے وہ انا کا مسئلہ بنا لیتے تھے۔

کیا اتنی وجوہات کافی نہیں غازیان اعجاز سے ناپسندیدگی کی؟؟؟ وہ خود کو ڈپٹ کر نارمل کر چکی تھی۔

اگر پہل اس نے نہ کی تھی تو پہل غازیان اعجاز کی طرف سے بھی نہیں ہوئی تھی۔

ہاں یہ رشتہ.... رشتے سے زیادہ ایک سمجھوتا تھا.... اسے چلے جانا چاہیے تھا....

.....

Posted On Kitab Nagri

خُرم تمہیں میں نے شوکت نظامی کے بارے میں انفارمیشن اکٹھی کرنے کا بولا تھا۔
جی سریہ رہی فائل خُرم جھٹ اس کے آگے فائل کرتا باقی میمبرز کو دیکھ مسکرایا تھا۔
اچھا ہوم ورک کیا ہے تم نے غازیان نے فائل پر نظر دوڑاتے کہا۔

Tell me something about his current life....

?

سر دو بیٹیاں ہیں اس کی ایک سگی سوتیلی اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ شوکت نظامی کے پاس جتنی پراپرٹی ہے وہ سب اس کی سوتیلی بیٹی کے نام ہے اس وقت اس کی ایک ڈیل رابرٹ نامی شخص کے ساتھ ختم ہوئی ہے اور اب دوسری اور بہت بڑی لو سیفر کے ساتھ ہوئی ہے باقیوں کے ساتھ سارے کام روک دئے گئے ہیں کیونکہ لو سیفر کو پسند نہیں کہ اس کا کلائینٹ ایک وقت میں اس کے علاوہ کسی کے ساتھ ڈیل کرے..... لیکن اس کی ڈیل میں کوئی مسئلہ آرہا ہے... اور وہ مسئلہ ایک ہی شخص کر رہا ہے شاید ذاتی دشمنی ہے کوئی لیکن شوکت نظامی اب تک اس شخص سے انجان ہے..... اس کی دونوں بیٹیاں ایک آفس میں جاب کرتی ہیں.....

ویٹ آسکینڈ.... اگر اس کے پاس اتنی دولت ہے تو اس کی دونوں بیٹیاں جاب کیوں کرتی ہیں... اور کہاں؟ غازیان سب کچھ دھیان سے سنتا اسے ٹوکتا سوال کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

سراسر کارویہ اپنی سوتیلی اولاد سے بہت بُڑا ہے اسے بہت ڈرا کر رکھا ہوا اور میری معلومات کے مطابق وہ بہت لڑکی بہت ڈرپوک اور معصوم ہے اسے خرچہ نہیں دیتا اس لیے وہ جاب کرتی اور اسکی سگی اولاد اپنے شوق کی وجہ سے جاب کرتی ہے۔

اوکے!! کہاں جاب کرتی ہیں وہ دونوں ڈیٹیلز نکالو یہ بھی اور آگے سناؤ۔

سراسر وقت شوکت نظامی کی زندگی ایک ہی شخص کے ہاتھوں میں دوڑ رہی ہے جو ہے ایم۔ آئی.....
ایم۔ آئی؟؟؟ غازیان نے آبرو اچکاتے کہا۔

میر حیدر سر جو کون ہے... کہاں رہتا ہے.... کیا کرتا ہے.... کسی کو نہیں معلوم.....
ولدیت بتاؤ اس کی.....

سر باپ کا نام میر حیدر ہے جواب اس دنیا میں نہیں ماں ہے اس کی لیکن کہاں ہے یہ بھی کسی کو نہیں معلوم.....
میر حیدر..... ام کیا تم اس شخص کی تصویر دکھا سکتے ہو غازیان نے کچھ سوچتے کہا دل میں شدت سے دعا کی تھی کہ جو وہ سوچ رہا ہے وہی ہو۔

شیور سر..... گیومی ٹو آؤر زوہ اسے کہتا باہر نکل گیا۔

اور اگلے دو گھنٹے تک غازیان نے اضطراب میں گزارے اور پھر وہی ہوا جو اس نے سوچا تھا وہ میر ابراہیم تھا۔

میر حیدر کا اکلوتا وارث اور اس کا جگری یار.....

Posted On Kitab Nagri

اس کا ڈریس..... وہ جلدی سے بولا۔

سرا یک ہی گھر کا ڈریس ملا ہے....

ایک گھر کا مطلب؟؟

سریہ یہاں صرف کچھ دیر کے لیے آتا ہے کس لیے آتا وہ نہیں پتا باقی اس کی اصل رہائش گاہ کا کوئی پتا نہیں.....

بہت اچھا کام کیا ہے تم نے شاباش غازیان نے اس سے ڈریس والا کاغذ اور تصویر پکڑتے کہا۔

.....

رائیل کی آنکھ صبح چھ بجے کھل گئی اس نے اسی کو غنیمت جانا کیونکہ غازیان اب تک سو رہا تھا۔

وہ خاموشی سے اٹھی اور جا کر منہ ہاتھ دھو آئی اور پھر اپنا دوپٹہ تلاشنے لگی تو وہ سامنے غازیان کے تکیہ کے پاس پڑا

www.kitabnagri.com

تھا۔

یہ وہاں کیسے گیا وہ دل میں خود پر ملامت کرتی آگے بڑھی شاید کل نیل پالش لگاتے وقت اس نے وہیں اتار کر رکھا

تھا۔

اب وہ سوچتی آہستہ قدم اٹھاتی آگے بڑھی کمرے میں ہنوز اندھیرا تھا کھڑکیوں سے پردے اس نے غازیان کے

جاگ جانے کے ڈر سے نہیں ہٹائے تھے صرف صبح کی ہلکی روشنی تھی کمرے میں۔

Posted On Kitab Nagri

وہ اب اس کے پاس کھڑی سوچ رہی تھی کہ دوپٹہ کیسے لے دوپٹا بالکل اس کے تکیہ کے پاس پڑا تھا وہ دوسری طرف سے بھی لیتی تو اسے بیڈ پر چڑھنا پڑتا۔

اس نے غازیان کو دیکھا جو سیدھا لیٹا تھا ایک ہاتھ پیٹ پر تھا اور ایک سر کے نیچے سوتے وقت بھی چہرے پر گہری سنجیدگی کا راج تھا جسے دیکھتے رائیل نے جھرجھری لی۔

لیکن اس سے نظریں نہ ہٹا پائی وہ وہیں کھڑی اس کا معائنہ کر رہی تھی وہ کہاں لگتا تھا چائے کی پتی گندمی رنگ تھا اس کا ہلکی بئیر ڈاؤر بھاری مونچھوں کو دیکھتے اسے کوفت ہوئی۔

اب وہ ہمت کرتی جھکی اور دوپٹہ اٹھانے لگی لیکن اس کے سلیوس پر لگے موتی غازیان کو چہرے کو چھو گئے تھے جس سے وہ انجان تھی۔

غازیان نے جھٹکے سے اسے خود پر گرایا تھا رائیل اس اچانک افتاد پر بوکھلا گئی تھی۔

غازیان نے آہستگی سے آنکھیں واکیں تو دونوں کی نظریں ملی دونوں کا چہرہ بے حد قریب تھا۔

غازیان کی خمار آلود آنکھوں میں وہ زیادہ دیر نہ دیکھ سکی تو نظریں جھکا گئی.... غازیان کی اگلی حرکت سے اس کے اوسان خطا ہوئے۔

جب اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو غازیان نے اپنا ایک ہاتھ اس کی قمر پر حائل کر کے اس کی اس کوشش کو ناکام بنایا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کئے۔

.....

Posted On Kitab Nagri

غازیان جو گہری نیند سو رہا تھا اس کے اٹھ کر واش روم جانے پر جاگ گیا لیکن پھر نظر انداز کر کے دوبارہ سو گیا لیکن اگلی بار وہ تب اٹھا جب اس نے مسلسل رائیل کو پاس کھڑا محسوس کیا وہ کیا کرنا چاہ رہی تھی وہ سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔

لیکن خود پر جھک کر کچھ پکڑنے پر وہ سمجھ گیا کہ وہ خود کا دوپٹہ اٹھا رہی ہے اس کے بالوں سے آتی شیمپو کی خوشبو اس کے حواس پر طاری ہوئی تھی صبح ہی صبح۔

اس وقت وہ غازیان کے رحم و کرم پر تھی اس نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو غازیان نے سائنڈ بدلی اب وہ اس کے نیچے اور وہ اوپر تھا۔

ہٹو پیچھے اس کا بھار محسوس کرتے رائیل نے گہرا کر کہا وہ جتنی بھی بولڈ سہی لیکن اس طرح کی صورت حال وہ پہلی بار فیس کر رہی تھی۔

رائیل خود کو، مجھے اور ہمارے رشتے کو ایک موقع دو غازیان نے جھک کر اس کے کان میں بولا....

اس نے کیا بولا تھا رائیل کو سمجھ نہیں آئی لیکن اس کے ہونٹ وہ اپنے کان کی لو پر صاف محسوس کر سکتی تھی۔

اگلے ہی لمحے وہ پھر کسمسائی تھی غازیان شاید اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا اس لیے اس پر جھکا تھا۔

اس کی بئیر ڈاور مونچھوں کی چبن اپنی گردن پر محسوس کرتے رائیل کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

غازیان نے آہستگی سے اپنے ہونٹ رکھے تھے اور اب وہ اپنی ناک سے مسلسل اس کی گردن سہلارہا تھا رابیل کی برداشت یہی تک تھی اس نے جھٹکے سے اپنا فل زور لگا کر اسے سائڈ کیا اور اٹھ کر سانس بحال کرتی کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

اس کے دھکادینے پر غازیان بھی ہوش میں آیا تھا اور اپنے کیے عمل پر شرمندہ تھا اس لیے اٹھ کر باہر نہیں گیا اور کروٹ بدل کر منہ پر تکیہ رکھ لیا.....

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
www.kitabnagri.com
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

سکندر صاحب جیسے اب تھکنے لگے تھے شاید زندہ صرف اب تک اپنی بیٹی کی وجہ سے تھے نہیں تو مسلسل ان کی گرتی طبیعت سے وہ خود پریشان تھے۔

شاید رب العزت نے ان کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی لیکن وہ تب تک نہیں جانا چاہتے تھے جب تک وہ اپنی بیٹی کو مضبوط ہاتھوں میں نادے دیتے۔

فردوس کا رویہ انہیں دن بدن ہریشان کر رہا تھا وہ عجیب برتاؤ کرنے لگی تھی شاید انہیں ان کی طبیعت پر رحم آگیا تھا اس لیے ان کے کھانے کا خیال کر رہی تھی۔

ہر وقت تو وہ اپنے فون میں گم ہوتی تھیں یا باہر نکل جاتیں لیکن بریک فاسٹ اور ڈنر وہ سکندر کے ساتھ ہی کرتی تھی اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق انہیں دن رات فریش جوس پلا رہی تھی۔

سکندر صاحب نے سامنے اپنی بیٹی کو دیکھا جو اکیلی کھیل رہی تھی ان کی آنکھیں اسے اکیلا کھیلتے دیکھ نم ہوئی تھیں اگر آج ان کی سانسیں بند ہو جاتی تو ان کی بیٹی کا کون تھا یہاں.....

Posted On Kitab Nagri

ان کی دس سالہ بیٹی معصومیت میں اپنی مثال آپ تھی انہوں نے فیصلہ لیتے فون اٹھایا۔

اور میر حیدر کو ٹیکسٹ کیا کہ وہ جلد ہی نکاح کروانا چاہتے میر واور میر کا....

زندگی شاید انہیں اس کی بھی مہلت نہیں دینے والی تھی۔

.....

آج پھر وہ لڑکا میر وکے گھر آیا تھا اور مسلسل اس کے ساتھ کھیلنے پر بضد تھا وہ کافی بڑا لگتا میر و سے لیکن پھر بھی پتا نہیں کیوں اسے میر وکے ساتھ ہی کھیلنا تھا۔

میر و یہ دیکھو میں تمہارے لیے ٹیڈی اور چاکلیٹس لایا ہوں وہ خوشی سے اس کے سامنے آیا میر وکے کمرے میں بہت سارے بھالو دیکھ چکا تھا اس لیے وہ بھی ایک بھالو لایا تھا۔

فضل بھائی مجھے نہیں چاہیے..... وہ منہ بناتی دوبارہ اپنی ڈرائنگ میں مصروف ہو گئی لیکن ٹیڈی ہی نظریں کر کے ٹیڈی کو بھی دیکھتی جو اس کی کمزوری تھی۔

میر و میں آپ کا بھائی نہیں ہوں..... دوست ہوں آپ مجھ سے دوستی کر لو.... وہ اس کے آگے ہاتھ بڑھاتا بولا۔

لیکن میرا کوئی دوست نہیں... وہ چہرہ اٹھاتی اسے جواب دیتی بولی۔

تو مجھے بنا لو نا.....

Posted On Kitab Nagri

نہیں میر نے دوست بنانے سے منع کیا ہے وہ اب اسے حقیقت بتاتی خبردار کر گئی۔

کون میر..... چھوڑو جو بھی ہے پر اب تو نہیں ہے نا وہ تو تب تک مجھے دوست بنا لو میں تمہارے سب کام کروں گا اس میر کی طرح..... تمہارا خیال رکھوں گا۔

اور اگر میر کو پتا چل گیا تو..... میر کو کو بھی دوست کی کمی محسوس ہوتی تھی وہ فضل کو نیم رضا مند محسوس ہوئی تو وہ خوشی سے بولا اسے کون بتائے گا؟؟ کوئی بھی نہیں جب وہ آئے گا تو میں چلا جاؤں گا سمیل چلو اب فرینڈز وہ ساری باتیں کرتا جلدی سے اس کے آگے ہاتھ بڑھا گیا۔

میر نے بھی خوشی سے ہاتھ ملا یا اور اس کے ہاتھ سے ٹیڈی لے لیا فضل کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ کا پہرا تھا۔



.....
میں جان لے لوں گا تم سب کی یہ کیسے ہو سکتا ہے لو سیفر غیض و غضب کے عالم میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔

مطلب وہ دو ٹکے کی لڑکی مجھے دھوکا دے گئی رے سالو کہاں مرے تھے سب کے سب؟

سر..... وہ..... ابھی وہ گارڈ مزید اپنی صفائی میں کچھ بولتا کہ لو سیفر سامنے موجود ٹیبل پر موجود چاقو اس کی طرف پھینک چکا تھا جو سیدھا نشانے پہ لگا تھا لگتا بھی کیوں نا وہ شیطان تھا اور شیطان کبھی گناہ کرنے سے چوکتا نہیں ہے۔

Posted On Kitab Nagri

علی جواب وہاں پہنچا تھا سامنے کا منظر دیکھتا تاسف سے سر ہلا گیا افسوس جانوں کی قیمت کتنی سستی تھی یہاں۔

سر..... وہ ابھی کچھ بولتا کہ لوسیفر سُرخ آنکھوں سے اسے دیکھتا خاموش بولا۔

سر مجھے یقیناً اب خاموش ہونا چاہیے لیکن میں ان سب کی طرح گارڈز کی طرف اشارہ کرتا بولا آپ کا نقصان نہیں چاہوں گا۔

بکواس نہیں لوسیفر نے ٹریگربا تے گن کا رخ اس کی طرف کیا ہر کوئی اس کے عتاب کا شکار بنا ہوا تھا وہ لڑکی ان کی ناک کے نیچے سے سب کر گئی تھی اور کسی کو ہوش نہیں تھا وہ لوسیفر جیسی بلا کو بیہوش کر گئی تھی۔

لوسیفر نے سب سے پہلے اس کمرے کے کیمرے چیک کیے تو سب کچھ کلیئر شو کر رہے تھے۔

علی اس دیکھتا ایک عزم سے آگے بڑھا اور اس کے آگے ایک یو ایس بی بڑھائی لوسیفر نے آئینہ اچکاتے اسے دیکھا۔

آپ کے لیپ ٹاپ کا ڈیٹا کوپی کر رہی تھی لیکن باقی فائلز پر پاسپورڈ تھا تو وہ ناکام رہی لیکن وہ یہاں سے فرار ہو جاتی تو مجھے ضرور آپ کا رائٹ ہینڈ ہونے پر شرمندگی ہوتی۔

اسے بروقت پکڑ نہیں سکا لیکن یقین کریں وہ کب کی اپنی آخری سانسیں پوری کر چکی ہے اس لیے اب کوئی فکر نہیں اس کی بات ختم ہوتے لوسیفر نے اسے گلے لگایا تھا۔

یہ اب تک کی تاریخ کا پہلا واقعہ تھا نہیں تو لوسیفر کسی سے ہاتھ ملانا بھی اپنی توہین سمجھتا تھا سب کے منہ حیرت کی زیادتی سے کھل گئے علی کے چہرے پر پر اسرار مسکراہٹ کا راج تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آج تم نے ثابت کر دیا کہ وفاداری سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا آج لو سیفر نے جانا کہ لو سیفر کے دماغ کو ایک شخص ٹکڑے کر دے سکتا اور وہ ہو تم

آؤ آج کچھ خاص دکھاتا ہوں تمہیں..... میرا سب سے بڑا مشن

تو غازیان علی اعجاز نے اپنے مشن کی پہلی سیڑھی کو پار کر لیا تھا۔

.....

اور پھر مہینہ ہو گیا آج کی تاریخ کو میرا براہیم کو واپس آنا تھا لیکن افسوس وہ وعدہ نہیں نبھایا میرا ل نے دل کو دلا سہ دیا اور انتظار کیا لیکن آج اسے گئے ڈیڑھ ماہ گزر گیا تھا وہ فون کر رہا تھا لیکن میرا ل نے اٹھایا نہیں

آج اس نے اس کی دی تمام چیزیں کبرڈ میں رکھیں اور اسے لاک کر دیا آئی ہیٹ یو میرا..... میرا ہیٹس یو.....

www.kitabnagri.com

آج کے بعد میرا ل سکندر نے بھول جانا تھا کہ کوئی میرا براہیم اس کی زندگی میں تھا اور شاید وقت کو بھی یہی منظور تھا۔

وہ فضل کے قریب ہوتی چلی گئی اسے اس وقت ایک دوست کی ضرورت تھی جو فضل نے پوری کی اس کی تمام باتیں مانی اسے میرا براہیم سے اچھا بن کر دکھایا اور اس کا اعتماد جیت لیا۔

Posted On Kitab Nagri

یہ سب وہ کیوں کر رہا تھا یہ تو راز تھا جس کے کھلنے میں ابھی وقت تھا لیکن جب یہ کھلنا تھا تب اُس کو بار بار کرنے والا تھا۔

.....

ناز میں اسے وہ دوار وز دیتی ہوں لیکن وہ اب تک مرا کیوں نہیں وہ سفاکیت کی ہر حد پار کرتے بولی۔
بس کچھ اور دن ڈار لنگ پھر ہمارا انتظار ختم ہو گا اور پھر ہم سب کچھ بچ کر واپس چلے جائیں گے پاکستان
ناجانے وہ دن کب آئے گا مجھ سے تو انتظار ہی نہیں ہوتا پلینز کچھ کر ونا مجھے بس جلد سے جلد تمہارے پاس آنا ہے
ہمیشہ کے لیے وہ قریب ہوتی اس کو بہکار ہی تھی۔
اوکے وہ اٹھا اور سامنے موجود چھوٹی سی الماری سے ایک پاؤڈر نکال لایا اور لا کر فردوس سکندر کی ہتھیلی پر رکھ دیا۔
یہ کیا ہے وہ اس پیکٹ کو اتھل پتھل کر کے دیکھنے لگی۔
سمجھو بس یہ آخری کیل ہے جو ٹوکنا باقی رہ گیا اور پھر سکندر اپنی آخری سانسیں پوری کرے گا وہ دونوں وقت کے
خدا بنے اپنی قسمتوں کو آزما رہے تھے۔
تو بس ٹھیک ہے آج ہی رات کو میں یہ دیتی ہوں اسے فردوس سکندر خوشی سے پاگل ہوتی اچھلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہا..... ڈار لنگ صبر کرو جشن ایک بار ہی منائیں گے اور سنو اس کی بیٹی کا بھی جلد بندوبست کرو اسے جب بھی دیکھتا ہوں تو نفرت ہوتی ہے مجھے اس سے اس میں سکندر کا عکس نظر آتا ہے

ہاں ٹھیک ہے مجھے بھی کونسا اس سے محبت ہے سکندر میرے ترلے نہ کرتا تو میں اس کا بچہ کبھی بھی اس دنیا میں نہ لاتی وہ نخوت سے کہتی منہ ہی موڑ گئی۔

یہ ناہو کہ ہم واپس چلے جائیں اور تمہیں تمہاری بیٹی کی یاد ستائے ناز نے شرارت سے انہیں کہا تو انہوں نے چہرہ ایسے بنایا جیسے کڑوا بادل کھالیا ہو اور کسی اور کی اولاد کی بات ہو رہی ہو۔

ناز تم جانتے ہو مجھے وہ دس سالوں کی ہو گئی ہے ان دس سالوں میں میں نے اسے دس بار بھی شاید نظر بھر کے نہیں دیکھا، اس کی اہمیت صفر ہے میری زندگی میں

وہ کہتی جانے کے لیے کھڑی ہو گئیں آخر آج انہوں نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی خواہش کو پورا کرنا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

رات کو سکندر صاحب کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے فردوس سکندر دودھ کا گلاس لے کر آئیں اور ان کے پاس ہی بیڈ پر اپنی نشست سنبھال لی

سکندر کے لیے یہ سب نیا نہیں تھا کیونکہ وہ پچھلے ایک ماہ سے ان کے لیے روز رات کو دودھ لاتی تھی لیکن آج وہ مسلسل انہیں دیکھ رہی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

سکندر صاحب نے کتاب بند کی اور ان کی طرف متوجہ ہوتے دودھ کا گلاس اٹھالیا۔

جیسے جیسے وہ گھونٹ بھر رہے تھے فردوس سکندر کے چہرے پر کمینگی مسکراہٹ پھیل رہی تھی کیونکہ اس کے بعد کچھ ہی دواہیں باقی رہ گئیں تھیں۔

سکندر تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے وہ لیٹنے لگے تو ان کے کانوں میں فردوس کا سوال گونجا تو وہ چونکے۔

آج بہت عرصے بعد اس نے خود کچھ سوال کیا تھا نہیں تو سکندر انہیں کب کا ان کے حال پر چھوڑ چکے تھے۔ اب تو وہ یہ بھی جان گئے تھے کہ وہ پورا دن اپنے اس عاشق کے ساتھ ہوتیں ہیں لیکن اب ان میں اتنی ہمت نہ رہی تھی کہ ان سے لڑتے دن بدن گرتی صحت ان کے حوصلے توڑ رہی تھی۔

ڈاکٹر زکچہ صحیح سے بتا نہیں رہے تھے بک جو گئے تھے لیکن سکندر صاحب کو کون سمجھاتا کہ وقت اور قسمت دونوں ان کا ساتھ چھوڑنے والے ہیں۔

میری بیٹی کو خوش دیکھنا میری زندگی کی یہی خواہش ہے کہ میں اپنی میرال کو خوش دیکھو ہمیشہ.... وہ ادا اس اور تکلیف میں ہوئی تو میری روح بھی کانپ جائے گی وہ..... یہ بولتے آنکھوں کی نمی صاف کرنے لگے۔

فردوس!!! وہ کمرے کی خاموشی کو توڑتے بولے۔

ہاں..... وہ لوشن واپس رکھتی ان کی طرف متوجہ ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

میرے جانے کے بعد میں تمہیں کسی چیز کا پابند نہیں کرتا لیکن گزارش صرف اتنی ہے کہ اپنی بیٹی کو سنبھال لینا وہ ٹوٹے دل سے بولے تھے لیکن مخالف کا دل پتھر کا تھا جسے کبھی موم نہیں ہونا تھا۔

ہم میں لاکھ اختلافات سہی لیکن وہ خون تو ہم دونوں کا ہے نا میں نے اپنی زندگی میں تم سے کچھ نہیں مانگا بس اتنی ہی التجا ہے کہ اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ لینا۔

فردوس منہ ٹیڑھے کرتی کمرے سے ہی باہر چلی گئی تو سکندر نے بے بسی سے نکلتے آنسو خود ہی صاف کیے اور فون پر ایک نمبر ڈائل کیا جو دوسری ہی بیل پر اٹھا لیا گیا۔

حیدر میرے یار آج کچھ کہو نہیں صرف میری سنو آج شاید وہ ہمت ہار رہے تھے ان کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز ہو گئیں تھی ابھی وہ کچھ مزید کہتے کہ دروازہ کھولتے میراں بھاگ کر آئی اور ان کے ساتھ لیٹ گئی۔ انہوں نے جھک کر اس کے ماتھے کا بوسہ لیا اور اس پر کمفرٹ درست کیا۔

ہاں میرے یار بول دوسری طرف سے میر حیدر کی آواز گونجی..... جواب منتظر تھے ان کے کچھ کہنے کے۔

میں نے اپنی زندگی کا انمول رتن آج تیرے حوالے کیا حیدر میں نے میراں سکندر کو میرا براہیم کیا تو بس واپس آ اور اپنی امانت لے جا.....

یہ کیسی باتیں کر رہا تو سکندر ہم جلد آئیں گے اور میراں میری ہی بیٹی ہے تو بے فکر رہ..... وہ اور بھی کچھ کہتے کہ سکندر صاحب روک گئے۔

Posted On Kitab Nagri

ابراہیم کو بولنا میرا اس کی ذمہ داری ہے وہ اس کا خیال آخری سانس تک رکھے نہیں تو میری روح بیچین رہے گی وہ شاید سمجھ گئے تھے کہ ان کی واپسی کا وقت آن پہنچا ہے۔

ابراہیم پاس ہی بیٹھا ہے میرے سکندر وہ سب سُن رہا ہے تو بول

ابراہیم میں نے اپنی بیٹی میرا سکندر کو تمہارے حوالے کیا شاید تم مطلب سمجھ گئے ہو میرا اس کی حفاظت کیسے کرنی ہے یہ تم پر منحصر ہے لیکن وعدہ کرو میری بیٹی پر خروج نہیں آنے دو گے وہ درد بھری آواز میں کہتے دونوں باپ بیٹے کو پریشان کر رہے تھے۔

انکل میرا ابراہیم اپنی یہ ذمہ داری آخری سانس تک نبھائے گا یہ وعدہ رہا یہ دوسرا وعدہ کیا تھا اس نے اسے پورا ہونا تھا یا نہیں یہ تو وقت بتانے والا تھا۔

.....



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

رائیل اس ساری سٹویشن کے بعد گھبرا گئی تھی کبھی کبھی وہ الگ ہی غازیان ہوتا تھا وہ اس طرح کے عمل کر کے اس کا سارا سکون غارت کر دیتا تھا اب بھی وہ اس کا جانے کا فیصلہ ڈگمگا گیا تھا۔

ابھی وہ کچھ سوچنا نہیں چاہ رہی تھی اس لیے فریش ہونے چلی گئی غازیان اور اپنے مشترکہ کمرے میں واپس جانے کا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی اس لیے دوسرے کمرے میں آگئی تھی۔

لیکن واش روم میں آتے ہی سامنے غازیان کے کپڑے لٹکے تھے رائیل کو اس کے کپڑوں نے نہیں ٹھٹکایا تھا اس کی پینٹ کی پاکٹ سے نکلتا گلوز تھا اسے حیرت میں ڈالنے والا۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ پل پہلے والے تمام احساسات کہیں جاسوئے تھے کچھ دن پہلا والا واقعہ اس کو یاد آیا جب غازیان کی شرٹ پر لپسٹک کا نشان تھا۔

نفرت کا طوفان پھر سے بیدار ہوا تھا رانیل نے تمسخرانہ نظروں سے یہ سب دیکھا اور بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی۔ وہ اس دو چہرے والے انسان کے ساتھ کبھی نہیں رہ سکتی تھی۔

لیکن یہ کیا ڈرائیور اسے بیگ کے ساتھ آتا دیکھ غازیان کو اطلاع دے چکا تھا۔ غازیان لمحہ ضائع کیے بغیر اس کے سامنے موجود تھا اور اسے گھسیٹتا واپس کمرے میں لایا اور بیڈ پر پٹکا۔ تم یہ سب کر کے ثابت کیا کرنا چاہتی ہو؟

اوپلیز غازیان اس وقت میرا تمہارے منہ لگنے کو ایک فیصد بھی دل نہیں سوکا سنڈلی سٹے اوئے وہ اسے پاس آتا دیکھ بولی۔

مجھے بھی صبح صبح تم سے مغز ماری کا کرنے کا شوق نہیں ہے لیکن یہ بتاؤ صبح صبح کہاں چھپ کر بھاگ رہی ہو۔ جہاں بھی جاؤ تم سے مطلب وہ اس کا ہاتھ جھٹکتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسی وقت اس کے فون کی رنگ ٹون نے دونوں کو متوجہ کیا اس دن سے اس کا فون غازیان کے پاس تھا رانی کے نمبر پر آتا حسیب کا نئے نمبر سے میسج دیکھ کر وہ مزید اشتعال میں آیا۔

Posted On Kitab Nagri

او تو اس کے ساتھ بھاگنے کا ارادہ ہے رابیل دستگیر کا.... شرم و حیا کیا بیچ کھائی ہے کیا کہ تمہیں حلال و حرام کا فرق بھی نہیں پتا وہ پھرے ہوئے شیر کی طرح اس پر جھپٹا اس سے پہلے وہ اس کا چہرہ تھامتا....

چٹاخ!!!!

تمہارے چہرے کی طرح تمہارا دل بھی کالا ہے غازیان اعجاز اور انسان جیسا خود ہوا سے دوسرا بھی ویسا ہی نظر آتا ہے۔

غازیان کو دھچکا لگا تھا اس کی اتنی ہمت کہ وہ ہاتھ اٹھا گئی تھی اس پر میں تمہارا جینا حرام کر دوں گا رابیل.....
میں یہاں رہوں گی تو تم ایسا کر پاؤ گے میں واپس جا رہی ہوں مجھے تم جیسے منافق انسان کے ساتھ لمحہ نہیں گزارنا یہاں.....

کیا منافقت کی ہے میں نے.... اور کیا تمہارے اس سڑک چھاپ عاشق میں کہ تم یوں پاگل ہو رہی اس کے پاس جانے میں غازیان نے طیش میں آتے اس کو کندھوں کو جکڑا تھا۔
www.kitabnagri.com
رابیل کو لگا اس کی انگلیاں اس کے بازو میں پیوست ہو جائیں گی۔

سننا چاہتے ہو تو سنو غازیان اعجاز ہاں مجھے جانا ہے واپس کس کے پاس جانا ہے یہ میں تمہیں بتانا ضروری نہیں سمجھتی لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو حسیب تم سے لاکھ گنا بہتر ہے کم از کم اس کے ساتھ چلتے شرمندگی تو نہیں ہوتی تھی کبھی تم نے خود کو دیکھا ہے اوپر سے لے کر نیچے تک رابیل دستگیر مفت میں مل گئی تمہیں نہیں تو تم

Posted On Kitab Nagri

کوئی اپنے جیسی ہی تھرڈ اسٹینڈرڈ کی لڑکی ڈیسر کرتے تھے جو دن رات تمہارے کام کرتی اور آخر میں تمہارے
نفس کی تسکین

انف..... بکواس بند کرو رابیل دستگیر نہیں تو میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی
تمہارے لیے اگر خوبصورت ہونا اس معاشرے میں رہنے کے لیے ضروری ہے تو مجھے فرق نہیں پڑتا اور پہلے بھی
کہا تھا اب بھی کہوں گا وہ چھٹانک بھر کا لڑکا میری ٹکڑا نہیں بڑا مان ہے نا اس خوبصورتی کا اگر یہ رہے نا تو
غازیان نے لائٹر جلا کر اس کے چہرے کے سامنے کیا تو رابیل کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی

تم۔ ایسا کچھ نہیں کرو گے !

اداور مجھے روکے کا کون میں تو اپنے جیسی لڑکی ڈیسر کرتا نا تو چلو تمہیں خود کے جیسا بنادیتا کیا کہتی وہ آگے بڑھا تو
اس نے مزید قدم پیچھے کی طرف لیے۔

تم پاگل ہو گئے ہو غازیان ہوش میں آؤ یہ کیا کر رہے وہ دیوار کے ساتھ لگتی خینچی تو غازیان نے بھی لائٹر نیچے
پھینکا۔
www.kitabnagri.com

رابیل غازیان تمہاری سانسیں نا تم پر تنگ کر دی تو میرا نام بدل دینا وہ اس سے ڈبل آواز میں چیخا۔

یہی تھپڑ تم نے مجھے مارا تھا میں نے مارا تو مردوں والی انا جاگ گئی لائٹر دور ہوتے ہی وہ دوبارہ پھری ہوئی شیرنی بن
گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہاہا غلطی پر ہو..... تھپڑ کہاں سے آیا وہ تو حساب برابر ہو گیا ہمارا لیکن تمہارے الفاظ جو تہمتاچے کی طرح لگے ہیں مجھے وہ میں سود سمیت لوٹاؤ گا انتظار کرنا۔

اس گھر سے قدم نکلانے کے بارے میں سوچنا بھی مت میں پانچ کتے ہلیر کر چکا ہوں اور دیواروں کے گرد لگی تاروں میں دوڑتا کرنٹ شاید تمہیں کسی چیز کی اجازت نہ دے میرا گھر چھوٹا سہی لیکن میں ہر انتظام کر کے رکھتا ہوں۔

انجوائے کرو میرے واپس آنے تک پھر میں تم پر اپنی من کی گندگی انڈیلوں گا وہ سرخ آنکھوں سے کہتا اسے دھکا دیتا خود باہر نکل گیا۔

رائیل بیڈ پر الٹی لیٹی پچکیاں لینے لگی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

یقین توڑے،

گمان چھینے،

ملے جو فرصت تو سوچنا تم،

تمہارے لفظوں نے،

Posted On Kitab Nagri

میری آنکھوں سے کیسے کیسے جہان چھینے

.....

آج میرال کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی اس نے ہاف لیو کا بولا تو مبشر علوی نے سختی سے ٹوک دیا تھا بقول اس کے آج کام زیادہ تھا۔

اس وقت بھی وہ اسے میٹنگ اٹینڈ کرنے کا کہتا چلا گیا تھا اور اُسے اپنے ٹائم پر جانے کا کہنا نہیں بھولا تھا۔
میرال نے تھکاوٹ سے آنکھیں بند کیں اور سر ٹیبل پر رکھ کر آنکھیں موند لی۔

کیا زندگی یہی تھی؟ کیا کوئی نہیں تھا اس کا اپنا اچانک دماغ میں رات کے وہ بھولے منظر گھومے تھے کوئی تھا جو روز موجود ہوتا تھا اس کے پاس لیکن کون


وہ ان سوچوں کو زہن سے نکالنے کے لیے کام پر لگ گئی وہ جلد سے جلد کام نپٹا کر گھر جانا چاہتی تھی تھکاوٹ سے جسم درد کر رہا تھا۔
www.kitabnagri.com

اور پھر ساڑھے چار وہ اپنا کام مکمل کر چکی تھی ایم۔ اے اب تک نہیں آیا تھا وہ بھی بیگ تھامتی نکل آئی۔

رکشہ اسے خود لینا تھا کیونکہ وہ بزرگ انکل تو پانچ بجے آتے تھے وہ بے دلی سے چلنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

کچھ دور ہی قطار در قطار ریسٹورنٹس تھے وہ گھر نہیں جانا چاہتی تھی فلحال خود کو پر سکون کرنا چاہتی تھی ابھی شوکت نظامی کے آنے کا وقت تھا وہ اس کا سامنا نہیں کرنا چاہ رہی تھی۔

اس لیے ایک ریسٹورنٹ میں گھس گئی اور چائے کا آڈر دیا آس پاس لوگوں کو دیکھتی اس کی نظر سامنے کے منظر پر ٹھہر گئی جہاں ایک باپ اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا رہا تھا۔

یک دم ہزار یادیں اسے یاد آئی تھیں آنسو پلکوں کی بار توڑتے گالوں پر بہہ گئے وہ جلدی سے صاف کرتی چہرہ جھکاتی چائے پینے لگی۔

وہ اتنی ڈرپوک تھی کہ ایسے کبھی اکیلے نہیں آتی تھی اب بھی ویٹر کے پیسے مانگنے پر وہ اٹک کر اسے بولی کہ اس کے پاس ٹوٹے پیسے نہیں ہیں ساتھ میں دو ٹیبیل پر لگے لوگ اس ہر ہنسنے والے ویٹر سمیت اس کے ہکلانے پر.....

وہ بے بسی کی صورت بنتی اسے بقایا پیسے لانے کا بول گئی لہجہ پہلے کی نشبت اب کم ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔

ابھی وہ اٹھتی کہ اپنی دائیں جانب دو میز چھوڑ کر بیٹھنے والی شخصیت نے اس کی توجہ اپنی طرف موڑی جہاں مبشر علوی اور لائبہ بیٹھے لہجہ لہجہ کر رہے تھے۔

www.kitabnagri.com

ان کو ساتھ دیکھتے اس کے دل میں ہوک سی اٹھی تھی لیکن کیا کیا جاسکتا تھا کسی کہ مقدر کی خوشیاں وہ کیسے چھین سکتی تھی یہی سوچ آتے ہی وہ بے دلی سے مسکرائی۔

خود پر نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے مبشر علوی نے نظریں گھمائی تو نظریں میرال پر جا کر جواب ان پر سے نظریں پھیرتے تھکی ہوئی مسکرائی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

مبشر علوی کے دل نے پہلی بیٹ مس کی تھی وہ جلدی سے اٹھتا اس کے پیچھے آیا جواب باہر نکلی تھی لائے کو وجہ نہیں معلوم تھی اس لیے وہ کندھے اچکاتی فون پر لگ گئی۔

مس میراں جیسا آپ سمجھ رہیں ہیں ویسا کچھ نہیں.... وہ بس لائے کو بھوک لگی... وہ راستہ میں... ملی..... آپ اتنی اکسپلینیشن کیوں دے رہے سر وہ سہی ہی تو کہہ رہی تھی لیکن ناجانے کیوں مبشر علوی کو لگا وہ اسے غلط سمجھی ہے۔

وہ.... میں.. وہ پہلی بار گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا۔

اٹس اوکے سر... ک.... کل.... ملتے ہیں..... انجوائے یور..... فوڈ... وہ کہتی رکشہ روکتی بیٹھ کر چلی گئی۔
ڈیم اٹ.....

اور ہر وہ لائے کو انفارم کرتا خود بھی نکل گیا دل اب ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

I'm trully yours-----کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ اپنا کام بخوبی کر رہا تھا میر کو گئے بھی اب کافی عرصہ ہو گیا تھا میر کی دوستی فضل سے اچھی ہو گئی تھی۔

آج اس کا برتھ ڈے تھا میر کا فون رات سے مسلسل آرہا تھا سکندر صاحب اسے بات کرنے کا بھی بول رہے تھے مگر وہ اس بار شدید ناراض تھی اس لیے ان کی بات بھی نہ مانی۔

Posted On Kitab Nagri

وہاں میرا اضطراب کی حالت میں چکر کاٹ رہا تھا آج مہینے ہو گئے تھے اسے میرے بات کیے سکندر صاحب سے وہ اس کی خیریت دریافت کر لیتا تھا۔

وہ وہاں واپس جانا چاہتا تھا لیکن یہ ممکن نہیں ہو پا رہا تھا کیونکہ میرا حیدر کا بزنس میں کافی لاس ہو گیا تھا اور وہ وہی سب دن رات لگا کر سیٹل کر رہے تھے۔

وہ آج اس کی برتھ ڈے اس کے ساتھ منانا چاہتا تھا وہاں واپس جانا چاہتا تھا اس کے پاس۔

میرا وینک فرائڈ پرانے آئی جہاں اس کی برتھ ڈے پارٹی رکھی گئی تھی سکندر صاحب کی طبیعت کافی خراب تھی لیکن میری خوشیاں وہ ہمیشہ سے ایسے ہی مناتے آئے تھے۔

میرے سب کی تالیوں پر کیک کاٹا اور سب کو کھلایا فضل کو کھلاتے وقت اس نے میری انگلی ہی منہ میں ڈال لی تھی یہ اتفاق تھا یا جان کے کیا گیا تھا وہ سمجھ نہ پائی اس لیے نظر انداز کر گئی۔

سکندر صاحب نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کے کانوں میں چھوٹے سے خوبصورت ٹوپس ڈالے اور اسے فون پکڑایا جس پر وہ بات کر رہے تھے اور خود اٹھ کر مہمانوں کو الوداع کرنے چلے گئے۔

ہیلو وہ ہیں صوفے پر بیٹھتی ہلکی آواز میں بولی۔

دوسری طرف میرا براہیم کے چہرے پر سکون پھیلا تھا وہ کھل کر مسکرایا

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو..... ہیپی برتھ ڈے..... ہیپی برتھ ڈے ٹو میر.....

Posted On Kitab Nagri

یہ آواز تو میرا ل سکندر کہیں بھی پہچان سکتی تھی اس کاوش کرنا اچھا لگا تھا مگر وہ خاموش رہی۔

میرو؟؟؟ میرو کی خاموشی محسوس کرتے میرنے کہا تو میرو نے فون کاٹ دیا اور یہی بات میرا براہیم کو ہرٹ کی تھی۔

میرو فون وہیں رکھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی اور چینیج کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی۔

.....

رات کا آخری پہر تھا ہر طرف خاموشی کا راج تھا ماحول میں صرف گھڑی کی ٹک ٹک کی آوازیں گونج رہی تھیں اور وہیں ایک شخص منہ پر رومال لپیٹے میرال کے کمرے کی طرف گیا آہستہ سے دروازہ کھولا اور پھر بند کر دیا۔ اب وہ میرو کے سر پر کھڑا اسے عجیب نظروں سے گھور رہا تھا میرو اپنے چھوٹے سے کمرے میں علیحدہ سوتی تھی اور اسی چیز کا فائدہ اٹھایا گیا تھا۔

میرو نے اپنا وہی عام روٹین کا ڈراؤز رٹھ پہنا تھا اس شخص نے جھک کر شرٹ میرال کے کندھے سے ہٹائی اور آہستگی سے اس کے کندھے پر ہاتھ پھیرنے لگا چہرے پر مسکرایٹ رقم تھی اور آنکھوں میں ہوس.....

Posted On Kitab Nagri

اب وہ جھکا اور میرو کی شرٹ کا اوپری بٹن بھی کھولا میرو ہمیشہ سے بہت گہری نیند میں سوتی تھی اور مخالف شاید یہ بہت اچھی طرح سے جانتا تھا اس لیے جھکا لیکن ابھی وہ اسے چھو تا کہ کسی نے اس کے سر پر واس اٹھا کر پورے زور سے مارا تھا۔

اتنے زیادہ شور سے میرو چیخ مارتی اٹھی اور سکندر صاحب بھی بھاگتے پھولے سانس سے اس کے کمرے میں پہنچے سامنے کا منظر دیکھتے ان کی آنکھیں سرخ ہوئی تھی۔

میرو..... تم یہاں..... ان کے لبوں سے آہستہ سے ادا ہوا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی ہاتھ لگانے کی بتا میر کچھ بھی سنے اور دیکھے بغیر اسے مار رہا تھا ایسا کرتا وہ کہیں سے اٹھارہ سالہ لڑکا نہیں لگ رہا تھا وہ ایک بھر پور مرد تھا جو خود سے منسلک چیز کسی کے چھونے پر بھرا ہوا شیر تھا۔

میں تمہیں جان سے مار دوں گا یہی ہاتھ لگایا تھا میر نے اس کے ہاتھ پکڑے اور سامنے فروٹ کی باسکٹ سے چھری اٹھا کر کٹ لگایا اس وار کے بعد کمرے میں دو لوگوں کی چیخیں تھی فضل کی جس کا چہرہ رومال میں سے اب واضح تھا اور میرال کی جوڈر سے روتی اب سکندر صاحب کے سینے میں منہ چھپا رہی تھی۔

یہ... س..... سب.... کیا.... ہے میرا براہیم سکندر صاحب اب سنجیدگی سے بولے صد شکر کہ مہمان سارے جاچکے تھے اور فردوس آج گھر نہیں تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

انگل.... اس کی ہمت کیسے ہوئی میرو کوم..... میری... میرو کو ہاتھ لگانے کی وہ اس کولات مارتا بولا جواب بے حال پڑا تھا زمین پر سکندر صاحب کیسے نہ پہچان پائے کہ ان کے ہی گھر میں ان کی بیٹی کو خطرہ ہے وہ بھی اس کے نئے دوست سے۔

انہوں نے گارڈ کو فون کیا اور فضل کو یہاں سے لے جانے کا بولا اور میرو کو دوا دے کر سلا دیا جو روتے میں بھی ہچکیاں لے رہی تھی اب وہ میر کی طرف متوجہ تھے۔

ابھی کچھ دیر پہلے تو ہماری بات ہوئی تھی میر تم نے بتایا نہیں آنے کا؟
جی انگل میں میرو کو سر پر لیز دینے والا تھا اس لیے نہیں بتایا لیکن یہاں.....

کیا ہو رہا تھا یہاں میر..... مجھے سب بتاؤ میرے ہی گھر میں میری بیٹی... کو نم آنکھوں سے بولے تو میر نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

انگل آپ نے کہا تھا میرو اب سے میری ذمہ داری ہے تو بس میں اس کی ایسے ہی حفاظت کروں گا آپ بے فکر رہیں
لیکن یہ کون تھا..... وہ اب غصہ دبا تا بولا۔
www.kitabnagri.com

بیٹا یہ فردوس کی دوست کا بیٹا ہے میرو کا نیا دوست لیکن یہ سب.....

میرو کا نیا دوست سنتے ہی میر نے سختی سے مٹھی بند کی تھی وہ اس کا کہا نہیں مان پائی تھی سزا تو بنتی تھی لیکن ابھی نہیں.....

Posted On Kitab Nagri

تم مجھے بتا دیتے میں ایئر پورٹ کسی کو لینے بھیج فیتا انہوں نے بات کا رخ بدلا شاید وہ بھی تھک گئے تھے اور میری بھی اب سیو تھی۔

نہیں انکل اب میں بچہ تھوڑی ہوں اور پھر سر پر ایئر کیسار ہتا آپ جائیں کمرے میں آرام کریں میں ہوں یہاں وہ ان کا زرد چہرہ دیکھتا بولا۔

تو وہ باقی بات صبح کرنے کا سوچتے اٹھ گئے اور میری کو کندھے پر ہاتھ رکھتے ہلکا سا مسکرائے اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا۔

میں نے صحیح فیصلہ لیا میری کے حق میں

.....

میر نے واش روم میں جا کر کپڑے بدلے اور واپس آکر اس کے سرہانے بیٹھ گیا ایک آنسو اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گرا تھا اس نے میری کو دیکھا جو روتے روتے سو گئی تھی۔

چہرے پر مٹے آنسوؤں کے نشان اسے ایک نئی ازیت میں مبتلا کر رہے تھے اس رہ رہ کر اس لڑکے پر غصہ آ رہا تھا اس کا اچھا خاصا بڑا حال وہ کرچکا تھا وہ اسے جان سے بھی مار دیتا تو شاید اسے افسوس نہ ہوتا۔

وہ سارا غصہ شاور کے نیچے کھڑے ہو کر پانی کے ساتھ بہا گیا تھا اب وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا جو کروٹ بدل کر اس کا ہاتھ پکڑے سو رہی تھی آسودہ سی مسکراہٹ لیے اس نے میری کو دیکھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ جھکا تھا اسے بوسہ دینے کے لیے لیکن پھر رگ گیا وہ یہ حق نہیں رکھتا تھا ابھی اور پہلے ہی وہ سب..... اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کی میرو کے ہاتھ سے چھرانے کے بعد اور سامنے جا کر صوفے پر لیٹ گیا۔

شفید ٹھکاوٹ کے بعد بھی اس کی آنکھوں میں نیند نہیں تھی لیکن وہ صبح ایک بار پھر اس فضل نامی بلا کی نیند ہمیشہ کے لیے اڑانے والا تھا۔

.....

غازیان غصے اور دکھ کی ملی جلی کیفیت میں بیٹھا سگریٹ پونک رہا تھا وہ عادی نہیں تھا سگریٹ کا لیکن جب بھی وہ غصے میں ہوتا تو وہ یہی کرتا۔

اس کا گال اب تک دھک رہا تھا رابیل کے تھپڑ کی گونج وہ اب بھی خود کے کانوں میں باسانی گونجتی سُن سکتا تھا۔ پہلے وہ اس کی ذات کی نفی کر چکی تھی اور اب وہ مسلسل اس پر کسی غیر شخص کو فوقیت دے رہی تھی جو اسے بالکل برداشت نہیں تھا۔

وہ اٹھا اور واش روم چلا گیا لیکن فرش پر گرا گلوں دیکھ کر اس کو اس دن مار تھا سے ہوئی ملاقات یاد آئی یہ نیچے کیسے گرا وہ خود سے سوچتا گلوں اٹھا کر واپس رکھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

اس دن جب وہ وہاں پہنچا تھا تو لو سیفر موجود نہیں تھا اسی بات کا فائدہ مار تھانے پھر سے اٹھایا اور اس کے پاس چلی آئی۔

اس بار تو جیسے علی بھی اس کے انتظار میں تھا اس کے آتے ہی گرجو ششی سے اس سے ملا لیکن دھیان رکھا کہ اس بار وہ جان کر اپنے سرخ ہونٹ اس کی شرٹ پر نہ رکھے کیونکہ وہ ایک بار ہی رانیل کا شدید ری ایکشن دیکھ چکا تھا۔ وہ اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی علی کو محسوس ہو گیا تھا کہ وہ اس میں انٹر سٹڈ ہے اس لیے اب وہ بھی اپنا پلان بی شروع کر چکا تھا۔

مار تھا وہ اکلوتی لڑکی تھی جو لو سیفر کے بے حد قریب تھی اس کا ہر کالہ دھندا، ہر گناہ وہ سب جانتی تھی تو علی کیوں نہ اس کے قریب ہوتا بیشک یہ اس کے لیے مشکل تھا لیکن کیس کے لیے تو وہ ہمیشہ سے جان لگا دیتا تھا پھر یہ لڑکی کیا تھی۔

مار تھا مسلسل اس کے قریب آنے کی کوشش کر کر رہی تھی علی اس سے باتیں تو کر رہا تھا لیکن دیکھ سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین پر رہا تھا جہاں وہ لو سیفر کا دیا کچھ کام نیٹارہا تھا۔

مار تھا ایک ادا سے اٹھی اور اپنی پینٹ کی بیک پوکٹ سے لیپ گلو ز نکالا اور اسے سو نکتی مد ہوش ہوتی اسے ہونٹوں پر لگانے لگی وہ اک ادا سے ڈبل کوٹنگ کرتی جا رہی تھی کیونکہ علی اب اس کی طرف متوجہ تھا۔

علی یہ سمجھنے یہ قاصر تھا کہ وہ مد ہوش کیوں ہو رہی ہے پھر کچھ سوچتے اسے خود پر گرایا اور اس کے بال پیچھے کرنے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

اور مار تھا اسی میں خوشی سے پاگل ہو گئی مار تھانے گلو زنگال کراب اُس کے ناک کے قریب کرنا چاہا تو علی نے اس کے ہاتھوں سے پکڑ لیا۔

یہ کیا ہے مار تھا علی نے مار تھا کے ہاتھ تھامتے کہا۔

لب گلو زہے جان من !!!

وہ تو مجھے بھی نظر آ رہا یہ رنگ تمہارے لبوں کے لیے ہی بنا ہے مار تھا۔

کیا سچ میں وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

ہاں بالکل لیکن ایسا کیا ہے اس میں جو تم اسے بار بار سونگ رہی علی کچھ کچھ سمجھ گیا تھا لیکن پھر بھی پوچھ کر اپنی سوچ پر تصدیق کی مہر لگانا چاہتا تھا۔

اس میں نشہ ہے جس کی بہت ڈیمانڈ ہے اور تمہیں پتا ہے وہ جھومتی آہستہ آہستہ اسے بتانے لگی ہوش میں ہوتی تو کبھی نہ بتاتی کیونکہ اس کے بعد لو سیفر اس کو جان سے مار دیتا۔

کیا؟ علی نے یتابی سے پوچھا۔

میں نہیں بتاؤ گی ہا ہا وہ شاید پہلے بھی نشہ کر چکی تھی اس لیے اس وقت بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی لیکن علی اب متوجہ تھا کیونکہ کچھ کام کی بات تھی تبھی مار تھا نہیں بتا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دیکھو مار تھا تم تو مجھے پسند کرتی نا اور اب میں بھی تمہیں پسند کرنے لگا ہوں تو تم مجھ سے باتیں شمر کر سکتی ہو میں کسی کو بھی نہیں بتاؤنگا علی نے اسے پچکارا جس میں وہ کامیاب بھی رہا تھا۔

اچھا پر اس کرو کسی کو نہیں بتاؤنگے علی کے خود سے مزید قریب کرنے پر وہ بھی یہاں وہاں دیکھتے بولی۔

بالکل نہیں تمہاری قسم

لو سیفر نے یہ ڈیل کسی شوکت نامی شخص سے کی ہے جو یہ ہیوی نشہ دے گا..... لیکن اس کی طرف سے کچھ تاخیر ہے کیونکہ یہ نشہ پہلے کبھی استعمال نہیں کیا گیا اس کی ابھی سے بہت ڈیمانڈ ہے اور تمہیں پتا ہے اس کی چٹکی بھر مقدار ہی کافی ہے ہوش بھلانے کو اور لو سیفر یہ تمہارے ذریعے ملک کی نوجوان نسل تک پہنچائے گا اس کی بھاری رقم ہے اسے عام لوگ نہیں خرید سکتے یہ تو بس ایک سیمپل ہے جو لو سیفر نے مجھے ٹرائے کرنے کو بولا اور دیکھو کتنا اچھا زلٹ ہے اس کا میں سب بھول گئی

وہ ایک ایک کرتی اسے سب بتانے لگی علی سب بہت دھیان سے سن رہا تھا۔

کیا تم یہ مجھے دے سکتی ہو؟ علی نے چہرے پر مسکراہٹ لیے کہا۔

کیا تم بھی گلوں لگانا چاہتے وہ بات کو مزاق کا رنگ دے گئی۔

ارے نہیں بس یہ نشہ..... یونو..... کیسے.... بتاؤ تمہیں؟

Posted On Kitab Nagri

ادا چھامیں سمجھ گئی تم بھی یوز کرنا چاہتے لیکن اگر لو سیفر کو پتا چل گیا؟

ڈونٹ وری اسے کون بتائے گا... ہم ایسے ساتھ بیٹھے یہ بھی تو نہیں پتا اسے علی اسے بس کسی طرح منانا چاہتا تھا جو اتنا بھی مشکل نہیں تھا۔

ٹھیک ہے لیکن اس کے لیے یو ہیو ٹوکس می مار تھا اپنا چہرہ اس کے قریب کرتی بولی۔

ایک لمحے کے لیے علی کے چہرے پر ناگواری چھائی تھی لیکن اسے یہ سب برداشت کرنا تھا۔

او کے! علی کے مانتے ہی وہ خوش ہو گئی وہ اس وقت نشے میں بالکل ڈوب گئی تھی اور علی نے اسی چیز کا فائدہ اٹھایا۔

اچھا پہلے یہ مجھے یوز کر کے بتاؤ اس کے کیسے سمیل کرتی تم علی نے کہا تو مار تھانے جلدی سے کر کے دکھایا آخر اس کی خواہش پوری کر رہا تھا اسے دوبارہ نشہ کرتے دیکھ علی مسکرایا تھا وہ جانتا تھا شکاری پر شکار کب کرنا ہے مار تھ پہلے ہی نشے میں تھی اور وہ اسے دوبارہ سے کروا رہا تھا سب
www.kitabnagri.com

یہ لو پکڑو اور چھپالو اسے اور اب کرو..... وہ جھومتی اس پر گرتی کہنے لگی تو علی نے اس کے ہاتھ سے گلوڑ تھام کر پاکٹ میں رکھ لیا اور خود اس کے گال پر جھکا اس سے پہلے وہ اسے ٹچ کرتا وہ بیہوش ہو چکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

علی نے ناگواری سے اسے پیچھے پھینکا اس کی برداشت یہیں تک تھی وہ چاہتا تو بہت کچھ کر سکتا تھا لیکن یہ اس کی تربیت نہیں تھی۔

وہ خاموشی سے اٹھتا باہر نکل گیا۔

.....

جاری ہے-----

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹرز ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز ہوں گے۔

